سوال

(486) مسلمان تین طریق سے نماز پڑھتے ہیں   الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مسلمان تین طریق سے نماز پڑھتے ہیں اول بطریق اہل حدیث یا شافعی یا حنبلی دوم بطریق حنفی۔ سوم بطریقمالکی یا شعی اارسال یدسے کیا تینوں طریق پر نماز ہوجائے گی؟ اگر نہیں تو صحیح طریقہ کونسا ہے؟ اختلاف کب سے شروع ہوا؟ باغی کون تھا۔؟ خصوصا طریقہ حنفیہ کا بلارفع الیدین وآمین بالجہر افسوس جمع احادیثسے اتنا فائدہ بھی نہ ہواہ نماز بطریق صحیح بلا اختلاف معلوم ہوجاتی۔ (قاسم علی لدھیانوی)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث شریف میں آیا ہے۔ صلواکما رایتمونی اصلی (میری طرح نماز پڑھو۔) اس حدیث کے موافق جوفرقہ مطابق صحیحہ کے پڑھے گا اس کی صحیح ہوگی۔ سنت صحیح کیا ہے۔؟ اس کی تحقیق آسان ہے کتب حدیث باب صفة الصلواۃ سامنے رکھ کر دیکھ لیں۔ جس کی نماز اس باب کے مطابق ہوگی۔ وہ صحیح ہوگی۔ اختلاف صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کے ملکوں میں انتشار ہونے سے پیدا ہوا ہے۔ حنفی طریقہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت پر مبنی ہے جس میں رفع دین وغیرہ کا زکر نہیں۔ حنفی عدم زکر عدم شے سمجھتے ہیں اہل حدیث وغیرہ عدم زکر سے عدم شے نہیں سمجھتے یہ تیجہ فہم کا ہے۔ اس معمولی اختلاف سے آپ جمع اھادیث پر افسوس کرتے ہیں۔ تو اہل قرآن کے اختلاف پر کیا کہیں گے۔ جو باوجود قرآن موجود ہونے کے اشد اختلاف میں پھنسے ہوئے ہیں ایک فریق پانچ پڑھتا ہے۔ تو دوسرا تین ایک فریق دو رکعتیں پرھتا ہے تو دوسرا ایک ایک فریق دو سجدے کرتا ہے۔ تو دوسرا ایک اسی طرح اشد ترین اختلافات ان اہل قرآن میں ہیں۔ جو قرآن مجید کو یجا جمع پاتے ہیں۔ اور دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ قرآن مفصل اور مبین ہے۔ اصل یہ ہے کہ اختلاف فہم بھی ایک حدتک موجب اختلاف عمل ہوتا ہے۔ جو اپنی حد پر رہے تو قابل معافی ہے۔ (8جولائی 1932ء)

تشریح۔ از قلم حضرت مولانا حمید اللہ صاحب سراوی میرٹھی رحمة اللہ علیہ

رفع الیدین کی بات یوں ہے کہ تکبیر تحریمہ میں اور رکوع جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنا نبی کریم ﷺ سے متفق علیہ حدیث سے ثابت ہے۔ لفظ یہ ہیں۔

"عن ابن عمر کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حذو مشکبیہ اذا افتتح الصلوة واذا کبر للرکوع واذا راسہ من الرکوع" (متفق علیہ)

سبل السلام مطبوعہ فاروقی جلد اول صفحہ 104 اور یہ بات ہے الحمد کے مسئلے میں بیان ہوچکی ہے۔ کہ متفق علیہ حدیث کا درجہ صحت وقوت میں سے سب اعلیٰ ہے اس لئے علی بن مدینی نے کہا ہے۔ کہ رفع الیدین کی حدیث سب کے اوپر حجت ہے کیونکہ اس کی سند میں کسی کو کوئی موقع کس طرح کے عذر کا نہیں ہے۔ دیکھو تلخیص صفحہ 81 اور رفع یدین کی حدیث صحیح سند کے ساتھ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے بیہقی میں اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دار قطنی میں اور حضرت ابو ہریرہ 8 سے ابو داؤد میں اور حضرت عبداللہ بن زبیر و عبد اللہ بن عباس و ابو موسیٰ الاشعری و براء بن عازب رضوان اللہ عنہم اجمعین سے دار قطنی ونسائی وابن ماجہ وبیہقی وغیرہ میں آئی ہیں۔ دیکھو تلخیص صفحہ 82 اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ترمذی جلد دوم کتاب الدعوات صفحہ 199 میں ائی ہے امام شافعی کہتے ہیں کہ جس قدر صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین رفع الیدین کی حدیث کے راوی ہیں غالبا کسی حدیث کے اتنے راوی نہ ہوں گے۔ ابن منذر نے کہا کہ اہل علم نے اس بات میں اختلاف نہیں کیا کہ رسول اللہ ﷺ رفع یدین کیا کرتے تھے۔ امام بخاری نے کہا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین میں سے سترہ شخص سے رفع الیدین کی روایت آئی ہے۔ بیقی نے تیس کی شمار کی ہے۔ حاکم نے کہا کہ اس روایت پر عشرہ بمشرہ کا اور دیگر بڑے بڑے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کا اتفاق ہوا ہے۔ اور بخاری نے بیان کیا ہے کہ حسن بصری اور حمید بن ہلال نے کہا ہے کہ تھے اصحاب رسول اللہ ﷺ رفع یدین کرتے ان میں سے کس۔ ۔ ۔ کو بھی مستثنیٰ نہیں رکھا۔ بخاری کہتے ہیں کہ کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بابت یہ ثبوت نہیں ہوتا کہ وہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ اور بھقی نے اس حدیث میں یہ لفظ بھی روایت کیا ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ ہمیشہ وفات تک اسی طور نماز پڑھتے رہے ہ سب بیان تلخیص صفحہ 81۔ 82۔ و نیل الاوطار جلد دوم صفحہ 68 میں ہے۔ آپ صاحبوں نے جو فرمایا ہے کہ جب روایت عدم رفع الخ اس کا تو حال یہ ہے۔ کہ عدم رفع میں بہت اعلیٰ درجہ کی روایت ترمذی والی ہے جس کو امام ترمذی نے حسن بھی کہا ہے۔ سو اس کا مقابلہ ایک تو یہ ہے کہ خود ترمذی نے اسی باب میں عبد اللہ بن مبارک کا یہ قول نقل کیا ہے۔ کہ رفع یدین کی حدیث ثابت ہے۔ اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی حدیث عدم رفع یدین کی ثابت نہیں ہوئی۔ پھر ترمذی نے اس پر کچھ کلام نہیں کیا۔ دیکھو ترمذی جلد نمبر ا صفحہ 36 دوسرے یہ کہ ابن ابی حاتم نے اپنے باپ سے نقل کیا ہے۔ کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔ اور امام احمد بن حنبل اور ان کے استاد یحیٰ بن آدم اور بخاری اور ابو داؤد اور دار قطنی اور ابن حبان نے بھی اس کو ضعیف اور غیر ثابت کہا ہے۔ دیکھو تلخیص صفحہ 83 پس ایک دو امام کا قول اتنے اماموں کے مقابلے میں اور وہ بھی جو ترمذی کے استادوں کے استاد ہیں۔ مستند نہیں ہوسکتا۔ اور دوسری روایت محمد بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سند سے ہے سو اس کو امام رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کوئی شے نہیں ہے۔ اور ابن جوزی نے کہا کہ موضوع ہے۔ دیکھو تلخیص صفحہ 83 غرض عدم رفع کی کوئی حدیث ایسی نہیں ہے۔ جس کو دو چار حفاظ و آئمہ حدیث نے بھی صحیح کہا ہو۔ اور دوسروں نے اس پر جرح نہ کی ہو۔ اور جب یہی حال ہوا تو سنت یہ ہے کہ رفع یدین کیا جاوے اور اگر کوئی نہ کرے تو بوجہ دوسری جانب کی روایات ضعیف کے اس پر کچھ اعتراض نہ کیا جاوے۔ اور یہ جو آپ نے فرمایا کہ حسب روایات نسخ کے سو نسخ کی یہ بات ہے۔ کہ معتمد و مستند حفاظ وائمہ حدیث میں سے کسی نے رفع الیدین کی حدیث کو منسوخ نہیں کہا ہے اور جس حدیث کو حنفی صاحب اس کا نسخ بتلاتے ہین۔ وہ وہ التحیات کے سلام کے بارے میں ہے۔ اس کو اس کے نسخ سے کچھ تعلق نہیں ہے۔ جیسا کہ محمد بن اسماعیل میرے اور امام نووی نے اور حافظ ابن حجر نے کہا کہ دیکھو سبل السلام جلد اول صفحہ 104 و صحیح مسلم مع نووی جلد نمبر 1 صفحۃ 181 اور تلخیص صفۃ 82 اور بخاری رحمہ اللہ علہ نے کہا ہے۔ جو اس حدیث کو مسلم ...مالی ارا کم رافعی ایدیکم الخ سے منسوخ بتلاتے ہیں۔ ان کو علم کا کوئی حصہ نصیب نہیں ہوا۔ چونکہ تمام اہل علم کا اتفاق ہے۔ کے وہ حدیث تشہد کے بعد سلام پھیرنے کے بارے میں ہے۔ دیکھو تلخیص صفحہ 83 پر الخ۔ حررہ حمید اللہ 20 زی الحجہ 1316 ہجری۔ فتاویٰ نزیہ ج 1 صفحہ 259۔ (1)

شرفیہ

جس روایت سے حنفی استدلال کرتے ہیں۔ یعنی ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت اس روایت مین تو پوری نماز ہی نہیں بیان کی گئی پھر ناقص شے سے استدلال چہ معنی اول تو روایت سند کے لحاظ سے صحیح نہیں۔ دوم اس میں صرف اتنا ہے۔ کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں تم کو رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھ کر دکھاؤں۔ پھر جب شروع کی تو اول رفع یدین ایک مرتبہ کیا پھر آگے قیام قراۃ رلوع سجود قومہ جلسہ قعدہ تسبیحات وغیرہ کچھ بھی نہ کیا تو اس کا یہ مطلب ہوا کہ حضور ﷺ کی نماز بس اسی قدر تھی باقی قیام قرات رکوع سجود وغیرہ سب منسوخ۔ اور اگر یہ مطلب کہ صرف رکوع وقومہ کے علاوہ رفع یدین کا نسخ مقصود تھا۔ تو معلوم ہوا یہ امر صرف ابن مسعود ہی کو معلوم تھا باقی ساری دنیا تمام صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین تابعین ان کے خلاف تھے۔ یہ امر بداہتہ باطل ہے۔ اور اگر یہ بات ہے کہ رفع یدین اول ایک مرتبہ ہے بار بار یعنی دو تین چار نہیں۔ تو اہل حدیث بھی اول ہیں۔ ایک ہی بار کرتے ہیں۔ پھر بوقت رکوع پھر بوقت قومہ پس اس سے تو ہر صوت سے استدلال باطل ہے۔ (ابو سعید شرف الدین دہلوی)

1۔ یہ مضمون ایک طویل سوال کے جواب میں تفصیل کے لئے حوالہ مذکور دیکھو12منہ راز

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01ص633

محدث فتویٰ